٥٩٠٩

سوال نمبر ① :- تاش کی بیع وشراء اور تجارت کرنا کیسا ہے؟ جس میں لوگ وقت ضائع کرتے ہیں اور سڑکوں پر بیٹھ کر کھیلتے ہیں اور اس میں جوا لگاتے ہیں؟

سوال نمبر ② :- پولیو کے قطرے بچوں کو پلانا جائز ہے یا نہیں؟
اس بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٩٢٥/٤٢
مورخہ

المستفتی
روح اللہ چمنی
03۵2883189
کالج روڈ چمن ضلع قلعہ عبداللہ بلوچستان

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

(1)۔۔۔تاش کی خرید وفروخت اوراس کی تجارت کرنا ناجائز ہے۔

الفقه البيوع 316/1:

> القسم الاول ماوضع لغرض محظور، ومادته مباحة، فلايستعمل في مباح الا بتكلف، او احداث تغيير فيه ۔ وذكر فيه الفقهاء ألات الملاهي المحظورة ....اما الحنفية والشافعية، فبيع هذه الالات صحيح منعقد عندهم، لانه يمكن استعمالها في مباح، ولو بعد تغييرها، ولكن يكره البيع في حالتها الموجودة.............. ويدخل في هذا القسم النرد شير فبيعه مكروه تحريما ۔ ۔ ۔ ولكن انعقاده على الخلاف المذكور في بيع اٰلات الملاهي، فينعقد البيع عند ابي حنيفة رحمه الله، لانه يمكن الانتفاع بمادته بعد تغييره ۔ ولاينعقد عند ابي يوسف ومحمد وعند الحنابلة واكثر المالكية كما اسلفنا. واما الشطرنج، فاللعب به ممنوع عند اكثر الفقهاء، فيدخل في حكم النردشير عندهم ۔ ۔ ۔ ۔

(2)۔۔۔اس کے شرعی حکم کا مدار اس بات پر ہے کہ پولیو کے قطرے مضر صحت ہیں یا نہیں؟ دارالافتاء دارالعلوم کراچی نے اس سلسلے میں ڈاکٹروں (جن میں کراچی یونیورسٹی کے مائیکروبائیولوجی ڈپارٹمنٹ کے ماہرین بھی شامل ہیں) سے جو معلومات حاصل کی ہیں، ان کے مطابق پولیو کی ویکسین معیاری طریقہ کار کے مطابق بنائی جائے تو اس کے فارمولے میں مضر صحت اجزاء شامل نہیں، اور نہ ہی یہ ویکسین شرح ولادت میں رکاوٹ کا باعث ہے، لہٰذا اگر اصل فارمولے کے مطابق ویکسین بنائی جائے اور مستند لیبارٹری سے اس کی تصدیق ہو جائے تو ایسی ویکسین کے قطرے پلانا جائز ہے۔(۱۵۷۶/۶۹مصدقہ حضرت صدر صاحب زید مجدہم)۔۔۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

عبدالرحمن خضر

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۱/صفر/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۱/صفر/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء

نائب مفتی

الجواب الصحیح

۱۱/۲/۱۴۳۹ھ